Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۲۱ محرم ۱۳۹۸ھ ۔ یکم صلح ۱۳۵۷ ہش ۔ یکم جنوری ۱۹۷۸ء	نمبر ۱

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم صلح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پچاسیویں (۸۵) بابرکت جلسہ سالانہ کے اہم اور ضروری کوائف

دُنیا کے دُور و نزدیک کے ۴۳ ممالک کے احمدی بھائیوں اور بہنوں نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا" کے پورا ہونے کا ایمان افروز نشان

(۲)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آج سے ۸۵ برس قبل اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ بشارتیں دی تھیں کہ

(۱) "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (تذکرہ صـ ۳۱۲)

(۲) "مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا۔" (تذکرہ صـ ۱۹۱)

(۳) "الا اِنّ نصر اللہ قریب
یأتیک من کلّ فجٍّ عمیق
یأتون من کلّ فجٍّ عمیق۔"
(تذکرہ صـ ۵۰)

ترجمہ:۔ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔

ہر سال ہمارا جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہونے والے اِن الہامات کے پورا ہونے کا ایک ثبوت مہیا کرتا ہے اور ہم سب اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف بیرونی ممالک کے باشندوں پر مشتمل جو احمدی احباب اور بہنیں اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندوں کے طور پر جلسہ میں شامل ہوئے ان کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً امریکہ سے گذشتہ سال کے جلسہ میں ۱۵ افراد شامل ہوئے تھے مگر اس دفعہ خدا کے فضل سے ۴۳ نومسلم امریکن احمدی بھائی اور بہنیں شامل ہوئیں۔ انڈونیشیا سے گذشتہ سال سات اصحاب تشریف لائے تھے لیکن امسال وہاں سے ۳۵ افراد پر مشتمل ایک بڑا وفد ربوہ آیا۔ گھانا سے گذشتہ سال تین احمدی افریقن بھائی تشریف لائے تھے لیکن اس دفعہ ۶ اصحاب کا وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ مجموعی لحاظ سے مختلف بیرونی ممالک اور اقوام کے باشندوں پر مشتمل جو احمدی بھائی اور بہنیں جماعتی نظام کے تحت اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندوں کے طور پر ربوہ تشریف لائے اور یہاں جماعتی نظام کے تحت قیام پذیر رہے ان کی تعداد کم و بیش ایک صد تک پہنچتی ہے۔ ان کے علاوہ بہت بڑی تعداد ایسے پاکستانی احباب کی بھی تھی جنہوں نے اپنے طور پر دُنیا کے مختلف ممالک سے آکر جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ ایک اندازے کے مطابق اس دفعہ دُنیا کے کم و بیش ۴۳ ممالک کے احمدی بھائی اور بہنوں کو جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی ان میں سے بعض ممالک کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

امریکہ۔ کینیڈا۔ انگلستان۔
مغربی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔
ناروے۔ ڈنمارک۔ سویڈن۔
ٹرینیڈاڈ۔ جزائر فجی۔ نائیجیریا
سیرالیون۔ غانا۔ ماریشس۔
کینیا۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا۔
بھارت۔ بنگلہ دیش۔ ہالینڈ۔ ایران

بیرونی ممالک کے باشندوں پر مشتمل جو احمدی بھائی اور بہنیں اپنی جماعتوں کے نمائندوں کے طور پر امسال جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے:۔

امریکہ:۔ (۱) برادر عبدالرحیم صاحب ظفر امیر جماعت احمدیہ ڈیٹن (۲) وینے ٹریسٹ ہاکنز صاحب (۳) برادر ذوالوقار یعقوب صاحب (۴) برادر امین اللہ احمد صاحب (۵) برادر علی رضا صاحب (۶) سسٹر ناصرہ صاحبہ (۷) برادر جمیل الرحمٰن صاحب (۸) برادر حنیف احمد صاحب (۹) برادر عبدالکریم صاحب (۱۰) برادر احمد محمد صادق صاحب (۱۱) برادر جان ولیم صاحب (۱۲) برادر زاہد بلال ابراہیم صاحب (۱۳) برادر عبدالسمیع خلیق صاحب (۱۴) برادر عبداللہ امینہ جانثر صاحب (۱۵) برادر عطاء الحمید اُسامہ صاحب (۱۶) سسٹر سائرہ ہادی عزیز صاحبہ (۱۷) سسٹر سلیمہ جہاں صاحبہ (۱۸) سسٹر عائشہ اسامہ صاحبہ (۱۹) سسٹر خدیجہ حفصہ ابراہیم صاحبہ (۲۰) سسٹر مریم راضیہ ظفر صاحبہ (۲۱) سسٹر غزالہ نیل بیبے صاحبہ (۲۲) گلوریا جے۔ گیلوے صاحبہ (۲۳) سسٹر زینب ابراہیم صاحبہ (۲۴) سسٹر صادقہ منیرہ بکر صاحبہ (۲۵) سسٹر طیبہ یعقوب صاحبہ (۲۶) سسٹر تھرلیسہ فے رجونز صاحبہ (۲۷) سسٹر گیرالڈائن رسلام صاحبہ (۲۸) سسٹر فاطمہ طاہرہ صاحبہ (۲۹) برادر حبیب محمد شریف صاحب (۳۰) سسٹر طاہرہ رحمٰن احمد صاحبہ (۳۱) برادر یوسف عبداللطیف صاحب (۳۲) سسٹر طاہرہ لطیف صاحبہ (۳۳) برادر یوسف عبداللطیف صاحب۔

انڈونیشیا:۔ (۱) مکرم محمد حنفی صاحب (۲) مکرم عبدالجلیل یعقوب صاحب (۳) حاجی اومی سوابی صاحب (۴) حاجی مہرڈاکا صاحب (۵) مکرم صالح الشبیبی نہدی صاحب (۶) محترمہ فردوس صالح صاحبہ (۷) فیصل صالح صاحب (۸) فارس صالح صاحب (۹) مکرم حاجی دمیاتی معصوم صاحب (۱۰) مکرم انجنیئر سوتنتو ماس کادین صاحب (۱۱) مکرم انجینگ چدلیا صاحب (۱۲) مکرم ایلی رسلی صاحب (۱۳) مکرم شریف احمد لوبس صاحب (۱۴) مکرمہ حاجیہ اودی اجبغر صاحبہ (۱۵) مکرمہ شوبیہ حسن ناسوشن صاحبہ (۱۶) مکرمہ حاجیہ ماس اینی صاحبہ (۱۷) مکرمہ بیگم اِسوح حسین صاحبہ (۱۸) مکرمہ بیگم سلیمہ یوسف صاحبہ (۱۹) مکرمہ ارلی رقیہ ایڈی صاحبہ اہلیہ مکرم قادر بایا پہامیر صاحب (باقی …)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم صلح ۱۳۵۷ ہش
یکم جنوری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک زبردست بُرہانِ یقینی کا پُرکیف مشاہدہ

بیعت کی غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تا بیعت کنندگان میں دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ اس کے لئے حضور علیہ السلام نے ضروری قرار دیا ہے کہ انہیں ایسے یقینِ کامل کی دولت میسّر آئے کہ جس کے نتیجہ میں ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت ترقی کرتی چلی جائے۔ نیز حضورؑ نے واضح فرمایا ہے کہ ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت براہینِ یقینی کے مشاہدہ کے نتیجہ میں ہی میسّر آتی ہے۔ اور یہ جو کہ بُرہانِ یقینی کے مشاہدہ کے لئے مامور من اللہ یا اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفۂ برحق اور دیگر اہل اللہ کی تریاقی صحبت میں رہنا ضروری ہے۔ اس لحاظ سے یہ امر ضروری اور از بس ضروری ہے کہ نئے سے نئے براہینِ یقینی بار بار مشاہدہ میں آتے رہیں تا ان کے بار بار مشاہدہ کے ایک لازمی نتیجہ کے طور پر مبایعین میں یقینِ کامل کی کیفیت پختہ سے پختہ تر ہو کر ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کو اُبھارتی چلی جائے اور اس طرح ان کے وجودوں میں بیعت کی اصل غرض پوری ہوتی رہے یعنی ان میں دنیا کی محبت کے ٹھنڈا ہونے اور مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دل پر غالب آنے سے اُنہیں ایسی حالتِ انقطاع میسّر آجائے کہ جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ سو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مستقل بنیادوں پر جلسہ سالانہ کا آغاز ہی اس لئے کرایا کہ تا احبابِ جماعت کو مرکزِ سلسلہ میں آکر اور خلیفۂ وقت کی تریاقی صحبت میں رہ کر اور اس کے پُر معارف ارشادات سے مستفیض ہو کر نیز نئے سے نئے براہینِ یقینی کا مشاہدہ کر کے یقینِ کامل سے مالا مال ہونے اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی ترقی پذیر کیفیت سے ہمکنار ہونے کا انمول موقع میسّر آئے اور اس طرح بیعت کی اصل غرض پوری ہوتی چلی جائے۔

ہر سال ہی بفضل اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے خوش نصیبوں کو نئے سے نئے براہینِ یقینی کا مشاہدہ کرنے کی سعادت میسّر آتی ہے لیکن امسال تو شرکت کرنے والے احباب کو ایسے ایسے روشن اور درخشندہ براہینِ یقینی مشاہدہ کرنے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی کہ روز بروز ان میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت فزوں سے فزوں تر ہوتی چلی گئی اور یہاں تک کہ اختتامی اجلاس میں وہ نقطۂ عروج کو جا پہنچی۔ کیوں نہ یہ کیفیت نقطۂ عروج کو جا پہنچتی جبکہ وہ ہر طرف براہینِ یقینی کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ یہ بات ہی کیا کم تھی کہ امسال جلسہ سالانہ میں حاضرین کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب جا پہنچی تھی۔ پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے دُور دراز ممالک تک سے احباب دیوانہ وار کھنچے چلے آئے تھے حتّٰی کہ جلسہ میں ۱۲ ملکوں کے احمدی موجود تھے۔ پھر امسال کئی ہزار کی تعداد میں وہ دوست بھی آئے ہوئے تھے جو ہنوز جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہیں۔ تحقیقِ حق کا شوق انہیں بھی یہاں کھینچ لایا تھا۔ پھر پاکستان کے ایک دُور دراز علاقہ سے کئی سو کی تعداد میں وہ احمدی بھائی بھی تشریف لائے ہوئے تھے جو پہلے اچھوت کہلاتے تھے اور انہوں نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے۔

یورپ، امریکہ، افریقہ، انڈونیشیا اور ملائشیا کے احباب جب اپنے اپنے قومی لباسوں میں اپنی اپنی زبانوں میں باہم باتیں کرتے ہوئے نظر آتے تو خدائی وعدوں کو پورا ہوتے دیکھ کر عجیب اہتزاز کی کیفیت طاری ہو ہو جاتی اور سامعین میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت فزوں سے فزوں تر ہوئے بغیر نہ رہتی۔ اُدھر ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے زیرِ اثر ہزاروں ہزار میل کی مسافت طے کر کے آنے والے ہمارے غیر ملکی مہمان اپنی جگہ بے حد مسرور تھے کہ انہیں خدائی وعدوں کے پورا ہونے میں حصہ دار بننے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ ان کا ذوق شوق اور ولولۂ عشق تیز سے تیز تر ہوتا چلا گیا اور بالخصوص ۲۸ دسمبر کو یہ اس وقت نقطۂ عروج پر جا پہنچا جب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی خطاب سے سرفراز فرمانے کے لئے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز (باقی صـ۵ پر)

انتخاب از کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ ہدایت ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء کو جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام میں سے حسبِ ذیل منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے:-

اے خدا اے چارۂ آزارِ ما
اے علاجِ گریہ ہائے زارِ ما
حافظ و ستّاری از جود و کرم
بیکساں را یاری از لطفِ اتم
حُسن و خُلق و دلبری بر تو تمام
صحبتے بعد از لقائے تو حرام

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر مَیں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا
اُس بہارِ حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بُستاں ہے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے
ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

در دلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
آنکہ در بِرّ و کرم بحرِ عظیم
آنکہ در لطفِ اتم یکتا دُرے
آنکہ در جُود و سخا ابرِ بہار
آنکہ در فیض و عطا یک خاورے
از بنی آدم فزوں تر در جمال
وز لآلی پاک تر در گوہرے
چشمِ من بسیار گردید و ندید
چشمۂ چوں دینِ اُو صافی ترے
سالکاں را نیست غیر از وے امام
راہرواں را نیست جز وے رہبرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے پیش کردہ انکشافات اور

عالمِ عیسائیت کی جدید تحقیق

مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر ایم اے شاہد، مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جھنگ

"اس پیشگوئی میں (یکسر الصلیب-ناقل) یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی۔ تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے۔" (مسیح ہندوستان میں)

ماضی کی انیس سو سالہ تاریخ مسیحیت یہ عقیدہ بیان کرتی چلی آ رہی ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر وفات پا کر گناہوں کا کفارہ ہوئے اور ابدی نجات کا موجب بنے۔ عیسائیت کا یہ وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر دین مسیحی کی عظیم عمارت قائم ہے اور عالمِ عیسائیت کی سماجی اور معاشرتی زندگی استوار ہوتی ہے

مگر قرآن عظیم نے آج سے ۱۴ سو سال قبل یہ اعلان کر دیا تھا کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ خدائی وعدوں کے موافق صلیب سے بچ کر فلسطین سے ہجرت کر گئے اور اپنے مشن کی تکمیل کی اور طبعی وفات پائی۔ مگر اس اعلان کے باوجود عیسائیت اس غلط عقیدہ پر قائم رہی اور آپ کو بجسد عنصری آسمان پر خدا کے دائیں ہاتھ بٹھا دیا اور اب تک اس کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی شوکت اور سربلندی کے لئے مبعوث فرمایا اور الٰہی نوشتوں کے مطابق آپ کا عظیم کام صلیبی مذہب کی یلغار کو روک کر اسلام کا کامیاب دفاع کرنا تھا اور مسیحی جو صلیب کی چمکار اور سطوت سے عالمِ اسلام کو مرعوب کرنا چاہتے تھے اس صلیبی فتنہ کے طلسم کو پاش پاش کرنا تھا۔ چنانچہ آپ کے ذریعہ اسلام کے شیریں چشمہ سے اس روحانی تشنگی کو دور کیا گیا اور اکثر اسلام کے سایۂ عاطفت تلے جمع کرنے کے لئے جدوجہد کی گئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے وقت حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعۂ صلیب اور مابعد زندگی کے تاریخی حقائق ایسے دبیز پردوں میں مستور تھے جن کے ظاہر نہ ہونے کے باعث مخلوق خدا اپنی حقیقی راہ دور جا چکی تھی اور خدا کے ایک عاجز بندے کی پرستش کی جا رہی تھی۔ آپؑ نے ان رازہائے سربستہ سے جب یہ پردے ہٹائے تو عیسائیت کی بنیادیں لرز گئیں اور قصر پاپائیت میں کھلبلی مچ گئی۔ بڑے بڑے دانشور اور فلاسفر حیرت و استعجاب سے انگشت بدنداں ہو گئے۔

ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان سربستہ رازوں کا انکشاف حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کے لئے مقدر کیا ہوا تھا۔ چنانچہ آپؑ نے ۱۸۹۹ء میں "مسیح ہندوستان میں" تصنیف فرمائی اور اعلان فرمایا

"اس پیشگوئی (یکسر الصلیب ناقل) میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائیگی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائیگی لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہوں گے۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۴ بحوالہ روحانی خزائن)

پس وہ حقائق عصر حاضر میں مختلف ذرائع سے ظاہر ہونے شروع ہوئے جن سے دنیا بے خبر ہونے کے باعث باطل عقائد پر قائم تھی اور دنیا کا ایک کثیر حصہ صلیب پرستی سے دل بہلا رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہی حقائق کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے انکشافات

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :-

"حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے نہ آسمان پر گئے اور نہ کبھی امید رکھنی چاہئے کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے۔ بلکہ وہ ایک سو بیس برس کی عمر پا کر سری نگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سری نگر محلہ خانیار میں ان کی قبر ہے۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۴، ۱۵ بحوالہ روحانی خزائن)

اس اعلان کے ساتھ آپؑ نے مسیح علیہ السلام کے بارے میں مندرجہ ذیل انکشافات فرمائے :-

(۱) مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچنے کے انجیلی دلائل۔

(۲) مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچنے کے قرآن و حدیث سے ثبوت۔

(۳) صلیب سے زندہ اتر آنے کی شہادتیں طبی نقطۂ نگاہ سے۔

(۴) واقعہ صلیب کے بعد مسیح علیہ السلام کی مشرق کی جانب ہجرت۔

امرِ اوّل۔ صلیب سے بچنا:

آپؑ نے مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچنے کے انجیلی دلائل دیتے ہوئے فرمایا :-

(۱) مسیح علیہ السلام صلیب سے غشی کی حالت میں اتار لئے گئے۔ اور یونس نبی کے نشان کی مانند جس طرح وہ مچھلی کے پیٹ میں رہے اسی طرح پر آپ بھی واقعہ صلیب کے بعد زمین کے پیٹ یعنی قبر نما زمین دوز کمرہ میں رہے۔"

(۲) مسیح علیہ السلام صلیب پر صرف تین گھنٹے رہے جبکہ صلیب پر لٹکایا جانے والا کئی کئی روز تک زندہ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے یہ تقریب پیدا ہوئی کہ صلیب دیئے جانے کا دن جمعہ کا تھا اور جمعہ کے روز آخر وقت میں صلیب پر لٹکائے گئے۔ چند گھنٹے رہے کہ سخت آندھی آنے کے باعث یہود نا مسعود میں گھبراہٹ پیدا ہوئی تو شام ہونے والی تھی اور سبت کا دن شروع ہونے والا تھا۔ سبت یہود کی عید فسح کا دن تھا اور اس وقت کسی کو صلیب پر نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ لہٰذا فوراً اتار لیا گیا۔

(۳) تورات کی رو سے کاٹھ پر لٹکایا جانے والا لعنتی ہے اور لعنت کا ایک ایسا مفہوم ہے جو مسیح علیہ السلام جیسے برگزیدہ اور مقرب الٰہی پر ایک لحظہ کے لئے بھی تجویز کرنا سخت ظلم اور ناانصافی ہے۔ پس آپ صلیب پر نہیں مرے کیونکہ آپ کی ذات صلیب کے نتیجہ سے پاک ہے۔

(۴) مسیح علیہ السلام کی متضرعانہ دعائیں قبول ہوئیں اور صلیبی موت کا پیالہ آپ سے ٹلا دیا گیا۔

(۵) انجیل کے بیان کے مطابق مسیح علیہ السلام قبر نما زمین دوز کمرہ سے نکل کر وعدہ کے موافق شاگردوں سے پہلے گلیل کی طرف گئے نہ آسمان کی طرف۔ اور جی اٹھنے سے مراد مرنے کے بعد جینا نہیں بلکہ یہودیوں اور عام لوگوں کی نظروں میں وہ صلیب پر مر چکا تھا۔ اس لئے ان کے خیالات کے موافق یہ کلمہ استعمال کیا گیا۔

(۶) برناباس کی انجیل میں ہے کہ مسیح مصلوب نہیں ہوا اور نہ صلیب پر جان دی۔

(۷) پھر مرقس کی انجیل باب ۱۶ اور لوقا باب ۲۴ میں ہے کہ وہ قبر سے نکل کر گلیل کی سڑک پر جاتا ہوا دکھائی دیا۔ اور ان گیارہ حواریوں میں ملا۔ جبکہ وہ کھانا کھا رہے تھے اور اپنے ہاتھ اور پاؤں جو زخمی تھے دکھائے۔ انہوں نے گمان کیا کہ شاید یہ روح ہے تب اس نے کہا مجھے چھوؤ اور دیکھو کیونکہ روح کا جسم اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا کہ مجھ میں دیکھتے ہو اور ان سے بھونی ہوئی مچھلی کا ٹکڑا اور شہد کا چھتہ لیا اور ان کے سامنے کھایا۔

آپ کا یروشلم سے گلیل کی طرف لمبا سفر ۷۰ کوس کا تھا۔

(۸) پیلاطوس نے خواب کی بنا پر مسیح علیہ السلام کو بچانے کی تدبیر کی اور آپ کا بے ہوش جسم ایک سردار یوسف آرمتیہ والے کے سپرد کر دیا گیا۔

(۹) آپ کے ہمراہ صلیب دیئے جانے والے دو چوروں کی ہڈیاں توڑی گئیں اور بے ہوشی کی وجہ سے آپ کو مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا اور سپاہیوں نے کہا کہ وہ مر چکا ہے اس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ مصلوب کی زندگی کا خاتمہ کے لئے ضروری سمجھا جاتا تھا کہ اس کی ہڈیاں توڑی جائیں۔

(۱۰) ایک سپاہی نے بھالے سے آپ کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس میں سے لہو اور پانی نکلا (یوحنا باب ۱۹) اس شہادت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو زندہ صلیب سے اتارا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور بھی بہت سے قرائن اور شہادات اناجیل سے بیان کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور اسی طرح پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ ان امور کی تائید و تصدیق ہوتی ہے جو آپ نے قرآن مجید اور احادیث سے مسیح علیہ السلام کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلیب سے بچنے اور طبعی وفات پانے بیان کئے ہیں۔ اور ان کا ذکر "مسیح ہندوستان میں" کے باب دوم میں کیا گیا ہے۔

امر دوم: "مرہم عیسیٰ": دوسری بات جو حضرت مسیح علیہ السلام کے اہم انکشافات سے تعلق رکھتی ہے وہ واقعہ صلیب کے بعد اُن کے زخموں کا علاج "مرہم عیسیٰ" ہے جس کا ذکر ایک ہزار سے زائد طبی کتب میں آتا ہے اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے ان میں سے ۳۲ کتب کا ذکر اپنی اس تالیف کے باب سوم میں کیا ہے۔ مسیح علیہ السلام کے بے ہوش جسم کو باثر سردار یوسف آرمیتہ نے حاصل کیا اور آپ کا علاج کیا گیا۔ اس مرہم کو مسیحؑ کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ:-

"جن کتابوں میں اوپر مذکورہ کے خواص لکھے ہیں ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ ان چوٹوں کے لئے مفید ہے جو کسی ضرب یا سقطہ سے لگ جاتی ہیں اور چوٹوں سے جو خون رواں ہوتا ہے وہ فی الفور اس سے خشک ہو جاتا ہے۔" (مسیح ہندوستان میں ص۵۸)

امر سوم: سیاحتِ مسیحؑ: مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد کہاں گئے اور کیوں گئے۔ اور پھر آپ کا مدفن کہاں پر ہے یہ وہ اہم سوالات ہیں جن کا جواب ان سربستہ رازوں کو منکشف کرنے کا موجب ہے

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اسلامی تاریخی کتب سے وہ تمام شواہد پیش کئے ہیں تاریخ روضۃ الصفا کے بیان کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح علیہ السلام سیر کرتے کرتے نصیبین تک پہنچ گئے تھے اور نصیبین موصل اور شام کے درمیان ایک شہر ہے جس کو انگریزی میں "نسی بس" کے نام سے لکھا ہے...... نصیبین فارس کی حد سے ڈیڑھ سو میل پر اور فارس کی مشرقی حد افغانستان کے شہر ہرات تک ختم ہوتی ہے۔ یعنی فارس کی طرف سے ہرات افغانستان کی مغربی حد پر واقع ہے اور فارس کی مغربی حد سے قریباً نو سو میل کے فاصلہ پر ہے اور ہرات سے درہ خیبر تک تقریباً پانچ سو میل کا فاصلہ ہے...... اس سیر و سیاحت سے آپ کا یہ ارادہ تھا کہ تا اول ان بنی اسرائیل کو ملیں جن کو شاہ سلمنذر بکر ڈکر ملک میدیا میں لے گیا تھا...... حاصل کلام یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب کی طرف آئے اس ارادہ سے کہ پنجاب اور ہندوستان دیکھتے ہوئے پھر کشمیر کی طرف قدم اٹھائیں...... اس لمبے سفر کی وجہ سے آپ کا نام نبی سیاح بلکہ سیاحوں کا سردار رکھا گیا۔"

(مسیح ہندوستان میں۔ ص۶۷ تا ۷۱)

علاوہ ازیں آپ نے بدھ مذہب کے تاریخی اور مذہبی لٹریچر سے بھی شہادتیں پیش کی ہیں کہ مسیح علیہ السلام کشمیر میں آئے۔ (مسیح ہندوستان میں ص۸۲ تا ۹۳)

نیز تاریخی کتب سے بھی ثابت کیا کہ افغانستان اور کشمیر میں بسنے والے لوگ بنی اسرائیل تھے اور مسیحؑ کی دو گمشدہ بھیڑیں یہی تھیں جنہیں دعوت حق دینے کے لئے آپ کشمیر اور افغانستان کے لئے عازم سفر ہوئے۔

(باقی)

سالانہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت مدینہ تک" مقرر ہے۔ اس کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۷۸ء ہے اور الفاظ ۸ ہزار سے ۱۰ ہزار تک ہوں گے۔ ہر مجلس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے خدام کو اس مقابلے کے لئے ابھی سے تیار کریں گے۔ انعام کی رقم اوّل -/۳۰۰ روپے، دوم -/۲۰۰ روپے اور سوم -/۱۰۰ روپے ہے قائدین کرام زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ کے لئے تیار کریں۔ رہنمائی کے لئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب جلد شائع کی جا رہی ہیں:-

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم فیاض محمد خان صاحب کرمانی آف فیاض ٹی سٹال لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ تنگ دستی اور بیکاری بھی لاحق ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ (خورشید بخاری۔ دارالرحمت ربوہ)

اموال کو بڑھانے کا قرآنی نسخہ

ارشاد ربانی ہے:-

"وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ" (روم ۴۰)

ترجمہ: جو روپیہ تم سود حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مالوں میں وہ بڑھے تو وہ روپیہ اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو یاد رکھو کہ اس قسم کے لوگ خدا کے ہاں (روپیہ) بڑھا رہے ہیں۔

دیکھا گیا ہے کہ بعض صاحب حیثیت احباب کی طرف سے بھی زکوٰۃ وصول نہیں ہوتی۔ ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث اس کی ادائیگی نہ فرما رہے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ زکوٰۃ کا نصاب ½۵۲ تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے برابر سونا یا نقدی ہے اگر سال بھر یہ پاس رہے تو اس پہ زکوٰۃ فرض ہے۔

زیورات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جو زیور خود پہنا جائے وہ دوسروں کو پہننے کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور فرمایا اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ پس تمام صاحب نصاب بھائیوں بہنوں سے درخواست ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہم نے قرآن کریم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنا ہے

حضرت فاتح الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"ہم سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے خادم ہیں۔ ہم نے قرآن کریم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ اور ہمارا عزم یہ ہے کہ ہم نے بنی نوع انسان کے قلوب کو پیار و محبت کے ساتھ جیت کر انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالنا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!"

اس عظیم عزم کو پورا کرنے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ قائم کیا گیا ہے اسے مضبوط بنایئے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نصرت سے نوازے۔ آمین!

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تیاری امتحانات مرکزیہ

امسال خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ان شاء اللہ مئی کے آخری عشرہ میں منعقد ہوں گے۔ مجالس ابھی سے تیاری شروع کرا دیں اور زیادہ سے زیادہ خدام امتحان میں شریک ہوں۔ یہ امتحانات تعلیم و تربیت کا بہترین ذریعہ ہوتے ہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ کریم بی بی بیوہ چوہدری امیر محمد خان صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سابق ساکن موضع اہرانہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور (دختر چوہدری نواب خان صاحب صحابیؓ ساکن موضع نگری تحصیل نوانشہر ضلع جالندھر) مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر پڑھائی احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبید اللہ خان ساکن چوڑیاں کلاں۔ تحصیل و ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کی مختصر رُوداد

۲۶ر دسمبر ۱۹۷۷ء پہلے روز کا افتتاحی اجلاس

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو صبح سوا نو بجے ایک رُوح پرور اور وجد آفرین خطاب اور پُرسوز لمبی اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ حضور کے رُوح پرور افتتاحی خطاب کا خلاصہ قبل ازیں ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے واپس تشریف لے جانے کے بعد افتتاحی اجلاس کی بقیہ کارروائی محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) لاہور کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ اس کی مختصر روداد ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"ہستی باری تعالیٰ"

سب سے پہلے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے "ہستی باری تعالیٰ (ان صفات کی روشنی میں جن میں تقابل پایا جاتا ہے)" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی تقابلی صفات کی تجلیات گو ہر زمانہ میں ہوتی ہیں لیکن مامورینِ الٰہی کے زمانہ میں وہ اپنی پوری شان اور عظمت کے ساتھ جلوہ فرما ہوتی ہیں۔ اس وقت لوگ دو متقابل گروہوں میں بٹ جاتے ہیں۔ ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے مامور پر ایمان لا کر اپنی زندگیوں میں، اپنے اعمال میں اور اپنے اعتقادات میں ایک انقلاب پیدا کر لیتا ہے اور اکثر حصہ لوگوں کا برائیوں اور بدیوں میں مبتلا رہ کر اس کو ٹھکرا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقابلی صفات ان میں سے ہر گروہ کے ساتھ ان کی حالت کے مطابق ظاہر ہوتی ہیں۔ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے وافر حصہ ملتا ہے اور منکرین کو ناکامی و نامرادی اور ذلّت کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ غرض مامورینِ الٰہی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی چمکتی ہوئی نظر آتی ہے اگرچہ بصیرت سے بے بہرہ لوگ پھر بھی اس پر یقین نہیں کرتے اور ایمان لانے سے محروم رہتے ہیں۔

آپ نے بتایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے وقت آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت کم تھی۔ پھر ان کی دنیوی حیثیت بھی کچھ نہیں تھی۔ دنیوی اثر و رسوخ انہیں حاصل نہیں تھا۔ اکثر ان میں سے غلام تھے۔ ان کے مقابل پر صنادید اور رؤسائے عرب تھے جنہیں اپنی مادی طاقت پر غرور تھا۔ انہوں نے ایمان لانے والوں کو ہر قسم کی تکالیف اور ایذائیں پہنچائیں اور ایذادہی کے وہ طریق اختیار کئے جن کا تصور کر کے ہی انسان کا دل کانپ جاتا ہے مگر جب اللہ تعالیٰ کی تقابلی صفات جلوہ افروز ہوئیں تو جو کمزور و بیکس تھے وہ تو قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے وارث اور دنیا کے اکثر حصہ کے حکمران بن گئے ان کے ذریعہ دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوا۔ وہ آسمانِ روحانیت کے روشن ستارے بن گئے اور تزکیۂ نفس اور علم و فضل میں ایک مثال قائم کر گئے لیکن اس وقت جو لوگ اپنی مادی طاقت و قوت کے نشہ میں مخمور تھے انہیں ناکامی و نامرادی اور ذلّت کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کی طاقت پاش پاش کر دی گئی۔ اب اللہ تعالیٰ کی ان روشن تجلیات کو دیکھ کر کیا کسی فہم و فراست کے مالک انسان کو کسی قسم کا شک و شبہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں ہو سکتا ہے؟

محترم مرزا صاحب نے فرمایا۔ زمانہ حاضرہ میں بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کی تقابلی صفات کی تجلیات دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ماننے والوں کو اپنی خاص تائید و نصرت اور حفاظت سے نوازا برخلاف اس کے آپ کے مخالفین کے ساتھ اپنے وعدہ اِنِّی مُھِینٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کے مطابق سلوک کیا۔ اس صدی نے اللہ تعالیٰ کی بہت سی انذاری پیشگوئیوں کو جو اس کی ذات کی مظہر ہیں پورا ہوتے دیکھا۔ اس میں دو بڑی بڑی جنگیں ہوئیں یکے بعد دیگرے کئی تباہ کن سیلاب آئے، دلوں کو ہلا دینے والی آفات آئیں۔ ماہرین طبقات الارض اس کی جو چاہیں توجیہہ کریں مگر قرآن کریم ان آفات کو اللہ تعالیٰ کی تنبیہہ اور عذاب قرار دیتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آنکھیں کھولے، انہیں مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کرنے کی توفیق دے تا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نیچے آ جائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس منشاء مبارک کو پورا کرنے والے ہوں کہ جب میرا مہدی آئے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد و نصرت کرنا کیونکہ غلبۂ اسلام اس کے ہاتھ پر مقدر ہے۔ آمین۔

امریکی وفد کے نمائندہ کی تقریر

محترم مرزا عبدالحق صاحب کی تقریر کے بعد محترم برادر مظفر احمد صاحب ظفر نے امریکن وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے انگریزی زبان میں مختصر خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے حاضرینِ جلسہ تک امریکن بھائیوں اور بہنوں کا محبت بھرا سلام پہنچایا۔ اس کے بعد فرمایا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تبلیغ اور غلبۂ اسلام کے اس پروگرام کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امریکہ مشن کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو مثالی احمدی بنائے اور ہمارے امریکہ میں کام کرنے والے مبلغین مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم، محترم یحییٰ رشید صاحب اور محترم مسعود احمد صاحب جہلمی کو بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا کرے۔

آپ نے فرمایا۔ ہماری تمنا ہے کہ غلبۂ اسلام کی مہم میں امریکہ اپنا رول ادا کرے۔ سو آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سلسلہ میں اپنی پوری کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جزاکم اللہ۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار عرصہ ۱۰ سال سے جلدی مرض میں مبتلا چلا آ رہا ہے۔ ان دنوں بیماری زور پکڑ گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے۔
(محمد عظیم شاد۔ کراچی ایرپورٹ)

۲۔ خاکسار عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہے احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق خان۔ ریلوے کالونی۔ دھوبی گھاٹ۔ لاہور)

۳۔ خاکسار کے بھتیجا محمد افضل پر دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ زبان بھی بند ہے احباب سے عزیزم کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(مقبول احمد بھٹی۔ بنک نہر کالونی منڈی بہاؤالدین)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

ہوتے ہی گھانا وفد کے ایک رُکن جناب محمود باٹنگ جذبۂ بے اختیار کے تحت یکدم اپنی جگہ سے اٹھ کر اسٹیج پر مائک کے سامنے آئے اور انہوں نے پورے جذبہ و جوش سے نعرہ ہائے تکبیر لگانے شروع کر دیئے۔ حاضرین جلسہ ان کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق سے متاثر ہو کر یکدم کھڑے ہو گئے اور وہ بھی ان کی اقتداء میں پورے جذبہ و جوش سے نعرے لگانے لگے۔ چنانچہ خاصی دیر تک انتہائی وسیع و عریض جلسہ گاہ اور اس کا پورا ماحول "اسلام زندہ باد"، "حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد"، "محسنِ انسانیت زندہ باد"، "انسانیت زندہ باد"، "مرزا غلام احمد کی جے"، "خلافتِ احمدیہ زندہ باد"، "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد"، "پاکستان زندہ باد اور افریقہ زندہ باد" کے پُرجوش نعروں سے گونجتا رہا۔ یہ ایک عجیب ایمان افروز اور رُوح پرور منظر تھا۔ ہزاروں ہزار احباب جلسہ گاہ میں اپنی اپنی جگہ کھڑے اپنے ایک افریقی بھائی کی آواز پر دیوانہ وار نعرے لگا رہے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ زمین و آسمان ان نعروں سے گونج رہے ہیں۔ دل گواہی دے رہے تھے کہ ان فلک شگاف نعروں کی گونج یقیناً ملاءِ اعلیٰ میں بھی سنی جا رہی ہے۔ ہزاروں ہزار احباب اُس وقت یقینِ کامل سے لبریز ہو کر ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے مجسّمے بنے ہوئے تھے۔ یہ پُرکیف منظر اپنی جگہ خود ایک زبردست بُرہانِ یقینی کی حیثیت رکھتا تھا جس کے مشاہدہ نے ہر ایک کے ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق کو نقطۂ عروج پر اس شان سے پہنچایا کہ یوں معلوم ہونے لگا کہ عالمِ بالا کی مخلوق زمین پر اُتر آئی ہے۔

الغرض یہ ایک وقت اعصار تھا جس میں قریباً ڈیڑھ لاکھ احباب کو ایک زبردست بُرہانِ یقینی کا مشاہدہ کرنے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی جس نے دلوں کی حالت کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر بذریعہ تار السلام علیکم اور درخواست دعا کرنیوالے احباب

جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کے موقع پر مندرجہ ذیل احباب نے بذریعہ تار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور شرکائے جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم اور مبارکباد کے پیغام بھیجے اور درخواست دعا کی ہے :۔

نمبر شمار	نام ارسال کنندہ	مقام
۱ ۔	مکرم عبداللطیف صاحب	ہمبرگ
۲ ۔	،، عبدالباری احمدی صاحب	Calgary (کینیڈا)
۳ ۔	،، شمس الدین صادق صاحب	ہمبرگ
۴ ۔	،، قاضی برکت اللہ صاحب	[illegible]
۵ ۔	،، ڈاکٹر افضل احمد صاحب	Woodlands
۶ ۔	،، محمود نصرت صاحب	
۷ ۔	،، شیخ رشید احمد صاحب	Kintin
۸ ۔	،، خلیق فاروقی صاحب	ایران
۹ ۔	،، عبدالرحمٰن صاحب	میڈرڈ
۱۰ ۔	،، عبدالشکور صاحب	ٹریپولی
۱۱ ۔	،، مبشر احمد چیمہ صاحب اور مکرم سلیم صادق صاحب	ہمبرگ
۱۲ ۔	NO FFM	Mainz
۱۳ ۔	مکرمہ سلیمہ سوکیہ صاحبہ	ماریشس
۱۴ ۔	مکرم طاہر عبداللہ صاحب	فلاڈلفیا
۱۵ ۔	،، عبدالمتین خان صاحب	زاہدان
۱۶ ۔	،، مرزا محمد صادق صاحب	
۱۷ ۔	،، ملک سعید حامد صاحب	شکاگو
۱۸ ۔	مکرم ملک افضل حسین صاحب	اوٹاوا
۱۹ ۔	،، ناصر احمد پروازی صاحب	ادساکا
۲۰ ۔	،، یوسف علی صاحب	چٹاگانگ
۲۱ ۔	مکرمہ سعیدہ تیجو صاحبہ	ماریشس
۲۲ ۔	مکرم سید منظور احمد صاحب	چٹاگانگ
۲۳ ۔	،، غلام احمد صاحب	،،
۲۴ ۔	،، برکات احمد صاحب	پورٹ آف سپین
۲۵ ۔	خاندان عبداللطیف صاحب	ہمبرگ
۲۶ ۔	مکرم عزیز احمد صاحب	ٹورنٹو
۲۷ ۔	،، کریم اللہ صاحب زیروی	شیراز
۲۸ ۔	،، ملک مشتاق احمد صاحب	تہران
۲۹ ۔	،، چوہدری احمد جان صاحب۔	راولپنڈی
۳۰ ۔	مکرم ذکی اللہ صاحب	حیدرآباد
۳۱ ۔	(نام پڑھا نہیں جا سکا)	کراچی
۳۲ ۔	مکرم میر مبشر احمد صاحب	پسرور
۳۳ ۔	،، عبدالرشید شمر صاحب	شکارپور
۳۴ ۔	،، ڈاکٹر کلیم صاحب	
۳۵ ۔	،، مقبول احمد صاحب	نواب شاہ

جلسہ سالانہ کے کوائف (بقیہ صفحہ اوّل)

(۲۰) مکرمہ راڈن حاجیہ کرناشیہ سواہی صاحبہ
(۲۱) مکرمہ بیلی کاربینا ماسں کاون صاحبہ
(۲۲) مکرمہ بیگم صالح الشیبی النہدی صاحبہ
(۲۳) مکرمہ جیبنی سُوتیتی سُوتیتیسوس کاون صاحبہ
(۲۴) مکرمہ سیتی حسنہ رسلی صاحبہ
(۲۵) مکرمہ فرحت صالح صاحبہ
(۲۶) مکرمہ حاجیہ گرنیا سیہ حسین صاحبہ
(۲۷) مکرمہ حاجیہ دمیلہ معصوم صاحبہ
(۲۸) مکرمہ سُوتا مہ ماسں کاون صاحبہ
(۲۹) مکرمہ سیتی رُقیہ معصوم صاحبہ
(۳۰) مکرمہ خدیجہ سُوتیر سوسُوُ واسونو صاحبہ
(۳۱) مکرمہ فریدہ صالح صاحبہ
(۳۲) مکرم پی پیہ صاحب ۔ انجنیئر
(۳۳) مکرمہ بیگم صاحبہ پی پیہ انجنیئر
(۳۴) مکرمہ ورکا پوترا صاحبہ
(۳۵) مکرم مسعود عزیز بیا صاحب ۔ جہاز کے لیٹ ہونے کی وجہ سے انہیں دوسرے ہوائی جہاز کے لئے ۳ روز انتظار کرنا پڑا اور وہ تاخیر سے ربوہ پہنچے۔

گھانا :۔ (۱) مکرم عالم ابراہیم محمود صاحب (۲) مکرم احمد مملوہ بانگ (۳) مکرم مسعود جمال صاحب جانسٹن (۴) مکرم تھامس عبداللہ باٹمنگ صاحب (۵) الحاج الحسن عطاء صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اشانٹی (۶) محترمہ مسنر سعیدہ عطاء صاحبہ اہلیہ الحاج الحسن عطاء صاحبہ۔

نائیجیریا :۔ (۱) مکرم حسین ادیا کامی صاحب (۲) مکرم احمد الحسن صاحب (۳) مکرم وزیری عبدو صاحب (۴) مکرم نورالدین ڈلابیلو صاحب۔

سیرالیون :۔ مکرم بایوم صاحب

ٹرینیڈاڈ :۔ مکرم اصفہانی ادگیر صاحب

جزائر فجی :۔ (۱) مکرم شمس الدین محمد خان صاحب (۲) محترمہ جمیل النساء خاتون صاحبہ

ماریشس :۔ (۱) مکرم محمد تیجو صاحب (۲) محترمہ امینہ تیجو صاحبہ (۳) مکرم بشارت احمد صاحب۔

مغربی جرمنی :۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبنش (۲) مکرم واگس ہاؤزر عبداللہ صاحب (۳) محترمہ مونیکا ایلز بیتھ رنگینیا۔

ایران :۔ جناب منصور نوری صاحب

ڈنمارک :۔ (۱) مسٹر عبدالسلام میڈسن صاحب (۲) مسٹر اولی سن صاحب۔ ×

× **یوگوسلاویہ** :۔ مکرم گلاوش موئیو صاحب

ملائیشیا :۔ (۱) مکرم امین احمد صاحب (۲) مکرم ذینی دہلان صاحب

رضاکار معلمین کی چوتھی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ فرمودہ ۲۰ر جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب رضاکارانہ وقف کریں تاکہ دیہاتی جماعتوں کو ایک مقامی بلا معاوضہ معلم مل جائے۔ ایسے واقفین کی ضروری دینی تربیت کی غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مرکزی سہ ماہی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں اب تک تین کلاسیں منعقد ہو چکی ہیں اب چوتھی سہ ماہی کلاس انشاء اللہ ۱۰ر جنوری ۱۹۷۸ء سے شروع ہوگی۔ مربیان کرام اور امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اپنے اپنے حلقہ اور جماعتوں میں خدام اور انصار کو اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں اور اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب اپنے وقف کی درخواستیں مع کوائف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کریں۔

اس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی بہت محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اس لئے ایسی جماعتیں جہاں معلمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیتی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق اپنا بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے ایک غیر احمدی معزز دوست آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احمدی دوستوں سے التجا ہے کہ موصوف کی جملہ پریشانیوں کے جلد دُور ہونے کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سکونِ قلب عطا فرمائے اور مشکلات سے جلد نجات دے۔

(ملک عبدالوحید سلیم۔ سمن آباد۔ لاہور)

(۲) میرے بہنوئی مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مراقب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ ۲۴/۱۲/۷۷ کو خانیوال ریلوے اسٹیشن پر گاڑی پر سوار ہوتے ہوئے زخمی ہو گئے جس سے انہیں جسم کے اکثر حصّوں پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اشرف ناصر۔ شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

ضرورت ہے

ایک مقامی۔ محنتی۔ دفتری کارکن کی ضرورت ہے جو سائیکل چلانا جانتا ہو تنخواہ حسبِ قابلیت دی جائے گی۔

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن

رحمت بازار۔ ربوہ

گمشدہ نقدی

(۱) مسجد مبارک ربوہ کے قریب زمین پر گرا ہوا ایک رومال ملا ہے جس میں کچھ نقدی اور ایک عدد چابی بندھی ہوئی ہے۔

(۲) اسی طرح ایک بٹوہ بھی ملا ہے جس میں کچھ نقدی اور ٹیلیگرامز کی بعض رسیدیں ہیں۔

جن دوستوں کی یہ اشیاء ہوں وہ نشانی بتا کر نظارت اصلاح و ارشاد سے حاصل فرمالیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴